OPEN ACCESS
ISSN (P): 2789-3820
ISSN (O): 2789-3839
Al-Āfāq Islamic Research Journal
http://alaafaqjournal.com/index.php/alaafaq/index
Vol. 04, Issue: 01, June-2024, PP: 48-59

دجّال کے مسکن اور مقامِ خروج کے سلسلے میں برمودہ تکون اور ڈریگن تکون کی حقیقت

The Reality of Bermuda and Dragon Triangles as potential sites for the Residence and Emergence of Dajjal (Antichrist)

***Zia-ul-Haq**
Lecturer, Department of Islamic Thought and Culture,
National University of Modern Languages, Islamabad, Pakistan.
ziaulhaq@numl.edu.pk
****Dr. Noor Wali Shah**
Assistant Professor, Department of Islamic Thought and Culture,
National University of Modern Languages, Islamabad, Pakistan.
noor.walishah@numl.edu.pk

Abstract:
The emergence of Dajjal, a significant sign of the last times in Islamic eschatology, has captivated scholars and believers alike. This research delves into the various aspects surrounding Dajjal's emergence, his character and physical attributes, with a special focus on the Hadith of Tamim Dari (RA), which provides insight into his presence in an Island and his time of appearance. Moreover, the study investigates various interpretations and theories about Dajjal's location and dwelling in the light of ancient and modern religious literature. The common belief among the scholars is that Dajjal is currently confined to an island and will emerge at the appointed time. Some scholars suggest this island could be Bermuda Triangle or Dragon's Triangle, citing reasons such as numerous unexplained incidents and difficulties in accessing these areas. However, others argue against designating these specific locations as Dajjal's dwelling, although they acknowledge the possibility of such places harboring him. In conclusion, while the Bermuda and Dragon triangles hold significance in eschatological discussions, they cannot be conclusively designated as the places of Dajjal.

Keywords: *Dajjal, Antichrist, Bermuda Triangle, Dragon Triangle, Religious Literature.*

قربِ قیامت میں ظاہر ہونے والی نشانیوں میں خروج دجال ایک بہت بڑی نشانی ہے جو درحقیقت اخیر زمانے کا بدترین فتنہ ہے۔ خود نبی کریم ﷺ نے اسے عظیم فتنہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو پیدا فرمایا، اس زمین پر دجال کے فتنہ سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو اس فتنہ دجال سے نہیں ڈرایا ہو۔ میں چونکہ آخری نبی ہوں، اور تم آخری امت ہو، اس لیے یقینی طور پر دجال تم ہی میں نکلے گا۔ اگر وہ میری زندگی میں نکل آئے تو میں ہر مسلمان کی جانب سے اس کا مقابلہ کروں گا، اور اگر وہ میرے بعد نکلے تو ہر مسلمان اپنی محافظت خود کرے، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ میرے بعد ہر مسلم کا محافظ ہو گا۔[1]

بلاشبہ دجال کا نکلنا ایک بڑی علامت ہے لیکن فی الحال وہ کہاں ہے؟ اور اس کا مسکن اور ٹھکانہ کہاں ہے؟ اس کے بارے میں قدیم اور جدید دینیاتی ادب میں مختلف قسم کے تصورات و نظریات پائے جاتے ہیں جن کی بنیاد پر موجودہ دور کے اسکالرز اور اہل علم کا آپس میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اتنی بات تو قدرے مشترک ہے کہ دجال کسی جزیرے میں مقید ہے اور اپنے مقرر وقت پر وہاں سے رہا ہو کر نکلے گا۔ جیسا کہ حدیث حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ میں اس بات کی صراحت ہے کہ وہ ایک جزیرے میں گئے تھے اور انہوں نے دجال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس سے بات چیت فرمائی۔ اب وہ جزیرہ کہاں ہے؟ اس سلسلے میں بعض اہل علم کی رائے یہ ہے کہ یہ جزیرہ یا تو برمودا تکون ہے یا ڈریگن تکون ہے۔ یہی دو تکون کئی وجوہات کی بنا پر مسکن دجال کے لئے بہت مشہور ہیں۔ جیسا کہ وہاں بے شمار حادثات کا واقعہ

ہونا، بحری اور بری لحاظ سے وہاں تک رسائی حاصل نہ ہو سکنا، وغیرہ ایسی وجوہات ہیں جن کی بنیاد پر عوام اور خواص میں یہ تصورات و نظریات بہت مشہور ہو گئے ہیں کہ یہی دجال کا ٹھکانہ ہے۔ اس کے برعکس بعض اہل علم کا خیال ہے کہ برمودا تکون اور ڈریگن تکون یا ان جیسے دیگر مقامات کو یقینی طور پر دجال کا مسکن قرار دینا درست نہیں ہے البتہ احتمالات کی حد تک ممکن ہے کہ انہیں میں سے کوئی مقام ایسا ہو جہاں دجال موجود ہو۔ زیر نظر تحقیق میں اصلا انہی مختلف پہلوؤں کو روشناس کرانے کی کوشش کی گئی ہے اگرچہ ضمنا دجال کے ظاہری حلیے، اس کی شخصیت اور اس کے فتنہ انگیزی کو بھی اجمالی طور پر زیر بحث لایا گیا ہے۔

دجّال کا حلیہ

دجال کے ظاہری حلیہ کے بارے میں مختلف روایات میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ ایک نوجوان شخص ہو گا جو گندمی رنگ کا ہو گا اور ظاہری لحاظ سے عرب کے ایک شخص عبدالعزیٰ بن قطن سے مشابہت رکھے گا۔ اس کے بالوں میں پیچ ہو گا یعنی وہ پیچ دار ہوں گے۔ اس کے ماتھے پر کافر بایں طور "ک ف ر" لکھا ہوا ہو گا جس کو ہر مومن شخص پڑھ سکے گا چاہے وہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ ہو۔ اس کی دونوں آنکھیں خراب ہونگی اور ان میں عیب ہو گا۔ پھر مزید وضاحت کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ وہ بائیں آنکھ سے کانا ہو گا جبکہ اس کی دائیں آنکھ پھلی ہوئی ہو گی۔ اس کے پاس ایک سواری ہو گی جسے بعض روایات میں گدھا کہا گیا ہے جس کے دونوں کانوں کے مابین چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہو گا۔ وہ اپنی اس سواری پر سوار ہو گا اور سوائے مکہ، مدینہ اور بیت المقدس کے باقی پوری دنیا میں پھرے گا کہ وہ ان تین مقدس مقامات میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ اس کی رفتار بہت تیز ہو گی اور اسے بادل اور ہوا کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کہ جیسے بادل اور ہوا کی رفتار تیز ہوتی ہے اسی طرح دجال کی رفتار بھی تیز ہو گی۔ وہ پوری دنیا میں پھیلے گا اور لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرے گا اور بڑی چستی اور پھرتی کے ساتھ یہ کام انجام دے گا۔ [2]

دجّال ایک فرد ہے یا ایک مکمل ادارہ؟

احادیث مبارکہ میں درج شدہ مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ دجال ایک معین شخصیت کا نام ہے جس کا باقاعدہ حلیہ بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا بعض لوگوں کا یہ خیال کرنا کہ دجال ایک ادارے کا نام ہے یا کسی خاص چیز مثلاً؛ سیٹلائٹ کو بھی دجال کہا جا سکتا ہے یا کسی ملک اور قوم یا تنظیم کو بھی دجال ٹھہرایا جا سکتا ہے، سراسر غلط ہے اور یہ محض ایک تخمینہ اور اندازہ ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے بلکہ حدیث میں اس کے برعکس دجال کو ایک شخصی انسان کی صورت میں متعارف کرایا گیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہے کہ دجال کے سلسلے میں جتنی احادیث وارد ہیں وہ درحقیقت دجال کے صحیح ہونے اور ایک شخص معین ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ دجال اللہ کی مخلوق ہو گی جو اپنی صورت میں ناقص ہو گا۔ لوگوں کے لیے اس کو پہچاننا اور اس کے دھوکے سے بچنا ضروری ہے۔ [3]

دجال سے متعلق قدیم دینیاتی فکر و ادب

دجال جب واقعی اتنا بڑا فتنہ ہے جسکا ذکر متعدد احادیث مبارکہ میں صراحۃ پایا جاتا ہے کہ وہ اطراف عالم میں غیر معمولی تباہی اور فساد مچاتے ہوئے انسانیت کو گمراہی کی طرف تو اس کے بارے میں انسانی ذہن میں چند سوالات اٹھتے ہیں کہ آیا وہ دجال پیدا ہو چکا ہے یا قرب قیامت میں پیدا ہو گا؟ پھر اگر وہ پیدا ہو چکا ہے تو اب وہ کہاں ہے؟ اس کا خروج کب اور کہاں سے ہو گا؟ ان پیچیدہ سوالات کے جوابات کو قدیم اسلامی فکر و ادب اور جدید تصورات و نظریات کی روشنی میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک قدیم اسلامی ادب کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی حدیث بہت مشہور ہے جس کو دجال کے مسکن اور وقت خروج کے لئے بطور استدلال پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں مناسب ہے کہ اس حدیث کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا جائے تا کہ حقیقت سے آگاہی حاصل ہو سکے۔

حدیثِ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں دجال کی ذاتی شخصیت، اوصاف، ٹھکانہ اور دیگر امور سے متعلق بڑی تفصیلات پائی جاتی ہیں:

''فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاه'' ------ ''أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ''

''جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز مکمل کرلی تو مسکراتے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ ہر شخص اپنی جائے نماز پر ہی رہے۔۔۔۔ میں نے تمہیں صرف اس لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری عیسائی شخص تھے، وہ آ کر مسلمان ہوگئے اور مجھے ایک بات بتائی جو اس بات کے موافق ہے جو میں تمہیں بابتِ دجال پہلے ہی بتاچکا ہوں۔ ۔۔۔۔وہاں ایک بڑا انسان تھا کہ قبل اس کے ہم نے اتنا بڑا انسان اتنی سختی کے ساتھ مقید کہیں نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔ اس نے کہا مجھے بیسان کے باغ کے بارے میں بتاؤ۔ ہم نے کہا اس کی کس چیز کے بارے میں معلومات لینا چاہتے ہو۔ اس نے کہا میں اس کی کھجوروں کے پھل کے سلسلے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ ہم نے اس سے کہا کہ ہاں اس کا پھل آتا ہے۔ اس نے کہا بہت جلد وہ وقت آئے گا کہ وہ درخت پھل نہیں دیں گے۔ اس نے کہا مجھے بحیرہ طبریہ کی بابت بتاؤ۔ ہم نے کہا اس کی کس چیز کے بارے میں تم معلومات لینا چاہتے ہو۔ اس نے کہا کیا اس میں پانی ہے ہم نے کہا اس میں کثرت کے ساتھ پانی پایا جاتا ہے۔ اس نے کہا بہت جلد اس کا سارا پانی ختم ہوجائے گا۔ اس نے کہا مجھے چشمہ زغر سے متعلق بتاؤ۔ ہم نے کہا اس کی کس چیز کے بارے میں تم پوچھنا چاہتے ہو۔ اس نے کہا کیا اس چشمہ کے پانی سے وہاں کے لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ ہم نے کہا۔ ہاں، اس میں بہت زیادہ پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس چشمہ سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ پھر اس نے کہا مجھے امیوں کے نبی کے بارے میں بتاؤ کہ اس نے کیا کیا۔ ہم نے کہا وہ مکہ سے نکلے اور یثرب میں اترے ہیں۔ اس نے کہا کیا راستے میں عروہؓ نے لڑائی لڑی ہے ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا اس نے عرب کے لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا ہم نے بتایا کہ وہ اپنے آس پاس کے عرب پر غالب آگئے ہیں اور ان لوگوں نے اس نبی کی فرماں برداری کی ہے۔ اس نے کہا کیا کہ یہ واقع ہوچکا ہے ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا ان لوگوں کیلئے بہتر ہے کہ وہ اس کی اطاعت کریں اور میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں۔ بہت جلد مجھے خروج کی اجازت دے دی جائے گی۔[4]

مذکورہ بالا حدیث کی بنیاد پر دجال سے متعلق کافی امور ثابت ہوتے ہیں جیسا کہ وہ زندہ ہے اور وہ ایک جزیرے میں زنجیروں میں بند اور گرفتار ہے جو اپنے خروج کے وقت کا انتظار کررہا ہے۔ لہٰذا بعض اہل علم کا یہ کہنا کہ دجال قرب قیامت میں پیدا ہوگا، درست نہیں ہے۔ نیز ان کا اس روایت سے استدلال کرنا بھی قابل حجت نہیں ہے جس میں حضور اقدس ﷺ نے یہ فرمایا کہ آج اس زمین پر جو بھی زندہ سر موجود ہے سو برس بعد وہ نہ رہے گا۔[5] جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دجال قرب قیامت میں پیدا ہونے والا ایک شخص ہوگا کیونکہ اگر وہی دجال مراد ہے تو اس کے مرنے کی خبر اس حدیث میں موجود ہے۔ لیکن علماء کرام نے اس حدیث سے دو اشخاص کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ ایک حضرت خضر علیہ السلام اور دوسرا دجال ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں یہ بھی وارد ہے کہ عنقریب دجال کو ایسا شخص پالے گا جس نے مجھے دیکھا ہے اور میرا کلام سنا ہے۔[6] اس حدیث کے تحت علامہ برزنجی رقمطراز ہیں کہ اس شخص سے مراد حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ اسی طرح حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بالا کے مطابق دجال زندہ ہے اور وہ قرب قیامت میں نکل کر آئے گا۔ الغرض حضرت خضر علیہ السلام اور دجال اس حدیث سے مستثنیٰ ہیں جن میں آپ ﷺ نے یہ خبر ارشاد فرمائی ہے کہ آج کے سو سال بعد اس روئے زمین پر کوئی ایسا زندہ سر باقی نہ رہے گا جو آج موجود ہے۔

خروجِ دجال کی نشانیاں

مذکورہ بالا حدیث تمیم داری رضی اللہ عنہ کی روشنی میں دجال کے وقتِ خروج سے متعلق کچھ علامات اور نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں۔

پہلی نشانی

پہلی نشانی یہ ہے کہ فلسطین میں واقع بیسان نامی نخلستان یعنی کھجوروں کا باغ پھل دینا چھوڑ دے گا تو یہ دجال کے خروج کے وقت کے قرب کی نشانی ہو گی۔ بیسان کو انگریزی میں "Baitsan یا Beesan" کہا جاتا ہے۔ تاریخ اور موجودہ حالات کے پس منظر میں دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ بیسان نامی مقام جو سرزمین فلسطین میں واقع ہے دورِ فاروقی میں مسلمانوں کے قبضے میں آیا تھا اور سن 1924ء میں اسے اردن میں شمار کر لیا گیا تھا۔ پھر 1948ء میں اس علاقے پر اسرائیل نے قبضہ کر لیا اور اب تک یہ انہی کے قبضے میں ہے۔

زمین کا یہ خطہ جو تقریباً سات مربع کلومیٹر پر محیط ہے، کھجوروں کے باغات کے لیے بہت زیادہ معروف و مشہور تھا جسے علامہ یاقوت حموی نے معجم البلدان میں لکھا ہے:

> بیسان اردن کا ایک شہر ہے۔ یہ کھجور کی کثرت کیلئے مشہور ہے اور میں بیسان کئی مرتبہ گیا لیکن سوائے دو کھجوروں کے باغ کے کچھ نہ دیکھا اور یہ دجال کے خروج کی نشانیوں میں سے ہے۔ [7]

دوسری نشانی

خروجِ دجال کے وقت کی دوسری بڑی نشانی یہ بتلائی گئی ہے کہ جب طبریہ جھیل خشک ہو جائے۔ طبریہ جھیل موجودہ اسرائیل کے شمال مشرقی حصے میں سرزمین اردن کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ اس جھیل کو بحیرہ طبریہ کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے اور اسے انگریزی میں "Lake of Tiberius" یا "Sea of Galilee" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس جھیل کے قریب ہی شہر طبریہ واقع ہے جس کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ سن 70ء میں طیطس نامی رومی بادشاہ نے یروشلم کو تباہ کرتے ہوئے یہود کو یہاں سے بے در کیا تو وہ یہود طبریہ میں رہائش پذیر ہوئے۔ پھر تقریباً بارہ سو سال کے بعد تیرھویں صدی عیسوی میں یہود اس طبریہ شہر سے نکلے اور پھر چھ سو سال کے بعد دوبارہ یہاں آباد ہوئے۔ موجودہ وقت میں یہ علاقہ اسرائیل کے قبضے میں ہے۔ اس کا کل رقبہ 166 مربع کلومیٹر ہے۔ [8] طبریہ جھیل کا پانی عصر حاضر میں رفتہ رفتہ کم ہوتا چلا جا رہا ہے جس پر اسرائیلی حکومت بھی حیران و پریشان ہے۔ [9]

(Lake of Tiberiusطبریہ جھیل)

تیسری نشانی

تیسری نشانی اس حدیث میں یہ بتائی گئی ہے کہ دجال نے زغر کے چشمہ سے متعلق پوچھا کہ کیا اس میں پانی موجود ہے اور لوگ اس پانی سے سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ تو بتانے والے نے ہاں میں جواب دیا۔ زغر کا چشمہ، جسے انگریزی میں "Zaghar Stream" کہا جاتا ہے، موجودہ سرزمین اسرائیل میں بحر مردار کے مشرق میں واقع ہے۔ اس چشمہ کی تاریخ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ جب حضرت لوط علیہ السلام سلیم نامی مقام سے نکل کر اردن میں آباد ہوئے اور ان کی دو بیٹیاں ان کے ہمراہ تھیں۔ ایک کا نام ربہ تھا اور دوسرے کا نام زغر تھا۔ دونوں کے انتقال پر انہیں الگ الگ چشمہ کے قریب دفنایا گیا، جس کی وجہ سے ایک چشمے کا نام چشمہ ربہ پڑ گیا اور دوسری کا نام چشمہ زغر پڑ گیا۔[10]

چوتھی نشانی

نیز حدیث تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ میں دجال کے خروج کے وقت کی ایک بڑی نشانی آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی آمد اوران کی اطاعت و دیگر احوال بتلائی گئی ہے۔ جب حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے دجال کو حضور اقدس ﷺ کے احوال سنائے اور حضور ﷺ کی ذات سے متعلق تفصیلات فراہم کیں تو اس پر دجال نے حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ میرا وقت قریب آچکا ہے اور میں بہت جلد نکل کر زمین میں پھروں گا۔

دیگر نشانیاں

مزید بر آں خروجِ دجال سے قبل اطراف عالم کے عمومی احوال کا تذکرہ بھی دیگر روایات میں پایا جاتا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اس دور میں جھوٹ کی کثرت ہو گی، علم اٹھالیا جائے گا، امانت میں خیانت ہو گی، باہمی عداوت اور دشمنی ہو گی،[11] مال و دولت کی بہتات اور فراوانی ہو گی، جہالت عالمگیر ہو گی، بے حیائی عام ہو گی، شراب کو حلال سمجھا جائے گا، عورتوں کی کثرت ہو گی، عرب کم ہوں گے، نبوت کے جھوٹے دعویدار ظاہر ہوں گے، موسیقی عام ہو جائے گی،[12] مکر و فریب اور دھوکہ بازی کا بازار گرم ہو گا۔ جھوٹا شخص سچ بولے گا جبکہ سچا کذب و افترا کا مرتکب ہو گا، امانت دار شخص خائن بن جائے گا جبکہ خیانت کرنے والا شخص امین بن جائے گا۔[13]

تفصیل بالا کی روشنی میں یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ دجال کے نکلنے کا وقت قریب آچکا ہے کہ آپ ﷺ کی آمد کے تقریبا ساڑھے چودہ سو سال ہو چکے ہیں اور اسی طرح بیسان نامی نخلستان بھی آہستہ آہستہ اجھڑ رہا ہے اور طبریہ جھیل میں پانی بھی رفتہ رفتہ کم ہوتا جارہا ہے۔ نیز زغر چشمے کی نشانی بھی پوری ہوتی جارہی ہے اور عام طور پر بے دینی و فحاشی کا دور دوراں ہے۔ لہٰذا اب وہ دور آچکا ہے کہ کسی وقت بھی دجال نکل کر خوب فتنہ وفساد مچائے۔

حدیثِ تمیم داری میں مذکور جزیرے کا محل وقوع

یہاں یہ امر واضح رہے کہ اس حدیث تمیم داری رضی اللہ عنہ میں مغرب کی جانب ایک جزیرے کا ذکر ہے جہاں دجال بندھا ہوا تھا۔ اب یہ کون سا جزیرہ ہے؟ موجودہ زمانے کی سائنس اور ٹیکنالوجی والے اس جزیرے تک رسائی حاصل کر چکے ہیں؟ تو اس کا جواب نفی میں ملے گا، اگرچہ موجودہ دور کے بڑے سائنسدان، جنہیں اپنے سٹلائیٹ اور دیگر آلات پر ناز ہے وہ اب تک دجال کے علاقے اور جزیرے کو معلوم نہ کر سکے۔ جس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ پوری دنیا اب تک انسانی ناقص عقل کے سامنے دریافت نہیں ہوئی ہے ورنہ بہت ساری چیزیں انسانوں کی عقل سے پوشیدہ کیوں ہیں، جیسا کہ مذکورہ جزیرہ جس میں دجال بندھا ہوا ہے۔ بظاہر یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس

جزیرے کو ایک خاص مدت تک انسانوں کی نظر سے اوجھل کر دیا ہے اور انسانوں کی رسائی اس علاقے تک نہیں ہو پا رہی ہے جہاں دجال قید میں ہے۔ جب اللہ سبحان وتعالیٰ چاہیں گے تو دجال نکل آئے گا۔

مسکن دجال کے بارے میں عصر حاضر کے مفکرین کی رائے

نیز یہاں مناسب ہے کہ دجال کے مسکن اور ٹھکانے سے متعلق موجودہ دور کے کچھ مذہبی مفکرین، سائنسدانوں اور دیگر محققین کی رائے کو اختصار کے ساتھ ذکر کیا جائے جو کچھ خاص جزیروں کے بارے میں یہ گمان رکھتے ہیں کہ دجال وہاں پر ہے اور آخری وقت میں وہاں سے نکلے کر انسانیت کو گمراہ کرے گا۔ ان میں مشہور دو جزیرے ہیں: برمودہ تکون اور ڈریگن تکون۔

برمودہ تکون

برمودادر حقیقت بحر اوقیانوس میں واقع ایک بڑا وسیع علاقہ ہے جو تقریبا 300 مختلف جزائر پر مشتمل ہے۔ ان میں سوائے چند جزیروں کے باقی تمام جزیرے غیر آباد ہیں۔ انہی میں ایک علاقہ بہت خطرناک سمجھا جاتا ہے جسے برمودہ تکون کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور انگریزی میں اسے "Bermuda Triangle" کہا جاتا ہے۔ یہ علاقہ اپنے رقبے کے لحاظ سے تقریبا ایک لاکھ چالیس ہزار مربع کلومیٹر پر محیط ہے جس کا جنوب مغربی سرا "میامی" (فلوریڈا) بنتا ہے اور جنوب مشرقی سرا "پورٹوریکو" ہے جبکہ تیسرا سرا جو شمال کی جانب ہے وہ "برمودا" بنتا ہے یعنی یہ تکون برمودا، میامی اور پورٹوریکو کے علاقوں کو باہم ملاتا ہے۔[14]

(برمودا تکونBermuda Triangle)

برمودا تکون کے بارے میں عام طور سے یہ مشہور ہے کہ یہ بہت خطرناک علاقہ ہے جہاں بہت سارے بحری جہاز اور ہوائی جہاز غرق ہوئے ہیں اور بالکل لاپتہ ہو چکے ہیں اور جو شخص یہاں چلا جاتا ہے واپس کبھی نہیں آتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کے بہت سارے حادثات اور واقعات کو پیش کرتے ہوئے یہ باور کرایا جاتا ہے کہ یہاں کچھ پراسرار قوتیں اور طاقت پائی جاتی ہیں جن کا مقابلہ عام انسان نہیں کر سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل چند واقعات وحادثات کو بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔

1. اگست 1800ء میں تین سو چالیس مسافروں پر مشتمل امریکی بحری جہاز انسرجنٹ یہاں غرق ہوا۔
2. مارچ 1918ء میں تین سو انیس افراد پر مشتمل امریکی مال بردار جہاز سائیکلوپ اس علاقے میں ہمیشہ کے لیے غائب ہوا۔

3. 1924ء میں جاپان کارائی نو کو نامی ایک مال بر دار بحری جہاز اس خطرناک تکون میں غائب ہوا۔
4. فروری 1940ء میں گلوریا کولڈ نامی ایک بحری جہاز یہاں غائب ہوا۔
5. 1955ء میں ایک مشہور تفریح کشتی جس کا نام کوین میر یو تھا، یہاں غائب ہوئی۔
6. مئی 1968ء میں اسکور پین نامی امریکا کی مشہور آبدوز یہاں غائب ہوئی۔

بر موداتکون میں بحری جہازوں اور کشتیوں کے علاوہ ہوائی جہازوں کے غرق ہونے اور غائب ہونے کے بہت سارے واقعات تاریخ میں ملتے ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

1. دسمبر 1945ء میں فلوریڈا کے ایئر بیس سے اڑنے والے فلائٹ 19 کے پانچ ایونجر طیارے سمندر کے اس خطہ میں ہمیشہ کے لئے غائب ہوئے۔
2. 1948ء میں 31 سواروں پر مشتمل "سٹار ٹائیگر" نامی مشہور طیارہ یہاں ایسا غائب ہوا کہ جس کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔
3. 1950ء میں مسافروں پر مشتمل ایک مشہور جہاز جس کا نام "گلوب ماسٹر جہاز" تھا، بر موداتکون کا شکار بن کر صفائی ہستی سے مٹ گیا۔
4. فروری 1952ء میں یہاں برطانوی جہاز ہمیشہ کے لئے لاپتہ ہوا جس کا نام "یوک ٹرانسپورٹ" تھا۔
5. جون 1965ء میں دس سواروں پر مشتمل ایک طیارہ جس کا نام C-119 تھا، اس علاقے میں لاپتہ ہوگیا۔[15]

مندرجہ بالا چند حادثات اور واقعات کو بطور نمونہ ذکر کیا گیا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے بہت سارے واقعات برمودہ تکون میں پیش آئے ہیں جن کی ایک طویل فہرست بنتی ہے۔ برمودہ تکون میں واقع ہونے والے ان مختلف حادثات کے نتیجے میں لوگوں کے ہاں کچھ عجیب تصورات اور نظریات نے جنم لیا۔ چنانچہ بعض لوگ اس جزیرے کو شیطانی اور طاغوتی جزیرہ قرار دینے لگے کہ یہاں کچھ ایسی طاقت پائی جاتی ہے جو ہر قسم کے بحری اور فضائی جہازوں کو غائب کر دیتی ہے۔ کچھ قدامت پسند مسیحیوں کا برمودہ تکون کے بارے میں یہ خیال ہے کہ یہ جہنم کا دروازہ ہے۔ کچھ مذہبی سکالرز اور محققین کی رائے کے مطابق برمودہ تکون درحقیقت مسیح دجال کا ٹھکانہ ہے جہاں سے وہ بہت سارے غیر معمولی قوت کے کارنامے سرانجام دیتا ہے۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ یہاں کثیر تعداد میں زلزلے آتے ہیں اس لیے یہاں بحری جہاز ڈوب جاتے ہیں۔ کچھ لوگوں کے نظریے کے مطابق اس خطے میں پانی بہت ہی گہرا ہے جس کی وجہ سے شدید طوفان اور مجھے یہاں اٹھتی ہے اور جہازوں کو غائب کر دیتی ہیں۔

اسی طرح کچھ ماہرین کا کہنا ہے کہ بر موداتکون میں الیکٹرو میگنیٹک لہریں پیدا ہوتی ہیں جو بہت خطرناک ہوتی ہیں۔ یہ ہوائی اور بحری جہازوں کو تباہ کرتے ہوئے بالکل نیست ونابود کر دیتی ہیں۔ بر موداتکون میں برپا ہونے والے واقعات وحادثات کے بارے میں سائنسدانوں کا یہ خیال ہے کہ یہ محض سائنسی مسئلہ ہے جس میں کوئی خفیہ یا پر اسرار باتیں شامل نہیں ہیں بلکہ اس تکون میں سمندری طوفان اور موجیں شدید ہوتی ہیں اور کچھ انسانی تکنیکی غلطیاں ہوتی ہیں جس کے نتیجے میں جہاز ڈوب جاتے ہیں۔ اسی طرح سائنسی لحاظ سے کمپاس بھی اس جگہ غلط سمت بتاتا ہے جس کی وجہ سے جہاز چلانے والوں کے لیے معلوم کرنے میں مشکل پیش آتی ہے بعض اوقات ان کی ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔ کچھ سائنسدانوں کے خیال کے مطابق یہاں میتھین گیس کثیر مقدار میں پائی جاتی ہے جو ہلاکت کا سبب بنتی ہے۔

مزید برآں یہ کہ مشہور محقق چارلس برلٹز برمودہ تکون میں پیش آنے والے غیر معمولی اور غیر فطرتی حادثات کے اصل سبب کے بارے

میں یہ خیال پیش کرتے ہیں کہ اس کی اصل وجہ مقناطیسی بھنور ہے جو ہر قسم کے بحری اور فضائی جہازوں کو اپنی طرف کھینچ کر غرق کر دیتی ہے۔ جبکہ ایک سائنسدان (ایڈ اسنیڈ کر) کا یہ کہنا ہے کہ برمودا تکون کی فضا میں کچھ ایسے سرنگ ہیں جو نظر نہیں آتے ہیں اور ان سرنگوں میں فضائی طیارے، بحری جہاز اور ہر قسم کی ایسی چیزیں غائب ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح بعض دیگر محققین کی رائے کے مطابق یہاں پانی کے اندر کچھ چھوٹے چھوٹے غار ہیں جہاں پر جہاز غائب ہو جاتے ہیں۔[16]

ڈریگن تکون

ڈریگن تکون (Dragon Triangle) بھی برمودہ تکون کی طرح ایک خطرناک شمار کیا جاتا ہے جہاں بہت سارے بحری جہاز اور فضائی طیارے لاپتہ ہو کر ہمیشہ کے لئے صفائی ہستی سے مٹ گئے اور ان کا نام ونشان تک باقی نہ رہا۔ بلکہ یہاں تک کہ بعض محققین کے مطابق اس تکون میں جو حادثات اور واقعات پیش آئے ہیں وہ تعداد میں ان حادثات سے کہیں زیادہ ہیں جو برمودا تکون میں پیش آئے ہیں۔ ان لاتعداد غیر معمولی اور غیر فطرتی خطرناک قسم کے حادثات وواقعات کی بنا پر اس ڈریگن تکون کو شیطانی سمندر (Devil Sea) بھی کہا جاتا ہے۔
ڈریگن تکون بحر الکاہل میں واقع ہے جو جاپان اور فلپائن کے ساحل پر واقع ہے۔ اس کا محل وقوع یوں ہے کہ اس تکون کا ایک سرا جاپان کا شہر ”یوکوہاما “بنتا ہے جبکہ دوسرا سرا فلپائن میں واقع ”گوام“ نامی شہر ہے اور تیسرا اور آخری سرا جاپان کے ” ماریانا“ نامی جزیرہ ہے۔ اس کی وضاحت یوں ہے کہ اس تکون کی ایک جانب یوکوہاما سے گوام تک ہے جبکہ دوسری جانب گوام سے ماریانا تک بنتی ہے اور تیسری جانب ماریانہ نے سے یوکوہاما تک بنتی ہے۔[17]

ڈریگن تکون(*Dragon Triangle*)

ڈریگن تکون میں پیش آنے والے حیرت انگیز حادثات اور واقعات تو کثیر تعداد میں ہے لیکن بطور نمونہ چند ایک ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

1. ستمبر 1952ء میں ” کایومارو5“ نامی جاپان کا مشہور پیٹرول بردار جہاز اس تکون میں ہمیشہ کے لیے غائب ہوا۔ اس جہاز میں 31افراد سوار تھے جن میں نو سائنسدان بھی شامل تھے۔
2. نومبر 1974ء میں جیرانیوم نامی فرانس کا ایک جہاز اپنے 29افراد پر مشتمل عملے کے ساتھ یہاں ایسا غائب ہوا کہ اس کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔
3. نومبر 1971ء میں لائبیریا کا ایک مال بردار جہاز ” بانالونا“ اپنے 35 افرادی عملے کے ساتھ شیطانی سمندر میں ہمیشہ کے لئے لاپتہ ہو گیا۔
4. بحری جہازوں کے علاوہ کئی جدید آبدوز بھی اس شیطانی سمندر میں ایسے لاپتہ ہو گئیں کہ ان کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔ جن میں سے چند ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔
5. مارچ 1984ء میں” وکٹر 1“ نامی روسی آبدوز اپنے عملے سمیت اس سمندر میں غائب ہوئی جو دراصل ایٹمی آبدوز تھی اور جدید ٹیکنالوجی سے مالامال تھی۔
6. 1986ء میں روسی ایٹمی آبدوز جس کا نام ایکو2 تھا یہاں ہمیشہ کے لئے لاپتہ ہو گئی۔
7. ستمبر 1984ء میں چارلی نامی فرانسیسی ایٹمی آبدوز اپنے 90 سواروں سمیت اس پانی میں غائب ہوئی۔

8. 1986ء میں برطانوی آبدوز" فوکسٹرول" اس شیطانی سمندر میں ہمیشہ کے لئے لاپتہ ہوئی۔
9. بحری جہازوں کے علاوہ فضائی طیارے بھی اس ڈریگن تکون میں کثیر تعداد میں غائب اور لاپتہ ہوئے ہیں جن کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔ ان میں سے چند مشہور طیارے یہ ہیں۔
10. مارچ 1957ء میں امریکہ کے تین طیارے اس سمندر کی فضا سے ہمیشہ کیلئے لاپتہ ہوئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ KB-50،JD-1 اور C-97۔
11. جولائی 1971ء میں جاپان کا ایک جنگی طیارہ" P-2 J" اس شیطانی سمندر کی ہواؤں میں گم ہوا۔
12. اپریل 1971ء میں جاپان کا ایک اور جنگی جہاز "P2V-7" اس سمندر کی فضا میں لاپتہ ہوا۔[18]

الغرض بہت سارے بحری جہاز، آبدوز اور فضائی طیارے اس ڈریگن تکون کی سرحدوں میں ہمیشہ کیلئے غائب ہوئے اور جن کا کوئی سراغ نہ مل سکا حالانکہ وہ جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ اور مزین تھے لیکن اس سب کے باوجود وہ بالکل بے نام ونشان ہو کر تاریخ کا حصہ بن گئے۔

ڈریگن تکون یا شیطانی سمندر میں خوفناک اور خطرناک حادثات کے پیش آنے کے نتیجے میں بنی نوع انسان کی توجہ اس طرف مرکوز ہوئی اور مختلف تصورات و نظریات کے ذریعے ان حادثات وواقعات کی توجیہات کی جانے لگی جس کے نتیجے میں مختلف اور متنوع نظریات نے جنم لیا۔ چنانچہ کچھ مفکرین اور محققین کے خیال کے مطابق ڈریگن تکون ایک شیطانی اور دجالی قوت کا مسکن ہے جہاں مسیح دجال اپنی قوت کے ذریعے حیرت انگیز واقعات برپا کرتا ہے۔ کچھ سائنسدانوں کا گمان ہے کہ یہاں پر بھی سمندر کی غیر معمولی گہرائی اور شدید طوفان اور لہریں بحری اور فضائی جہازوں کی ہلاکت کا سبب بنے ہیں۔ بعض محققین اس بات کے قائل ہیں کہ یہاں پر بھی برمودہ تکون کی طرح الیکٹرومیگنیٹک لہریں پائی جاتی ہیں جو کمپاس کو ناکارہ کرتے ہوئے جہازوں کو تباہ کر دیتی ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ پراسرار باتیں ہیں جن کی حقیقت ہمیں معلوم نہیں ہے۔ الغرض اس تکون کے بارے میں بھی تقریباً وہی نظریات پائے جاتے ہیں جو برمودہ تکون کے بارے میں پائے جاتے ہیں۔[19]

برمودہ تکون اور ڈریگن تکون کے بارے میں مختلف نظریات

برمودہ تکون اور ڈریگن تکون میں پیش آمدہ غیر معمولی خطرناک قسم کے حادثات وواقعات کی توجیہات اور ان کے اسباب سے متعلق مختلف نظریات اور خیالات میں سے بنیادی طور پر تین نظریات زیادہ شہرت رکھتے ہیں۔

پہلا نظریہ

پہلا نظریہ یہ ہے کہ یہاں پیش آمدہ حادثات کی اصل وجہ یہاں موجود شدید طوفان اور موسمیاتی خرابی ہے جس کے نتیجے میں اس قسم کے بحری اور فضائی جہازوں کا غائب ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

دوسرا نظریہ

دوسرا تصور یہ ہے یہاں سائنسی لحاظ سے الیکٹرومیگنیٹک لہریں پائی جاتی ہیں جو ہماری بجلی کی قوت سے کئی گناہ زیادہ قوت والی لہریں ہیں جس کے نتیجے میں ان فضائی اور بحری جہازوں کے کمپاس بھی اپنا کام چھوڑ کے غلط سمت بتاتے ہیں اور بالآخر یہ جہاز لاپتہ ہو جاتے ہیں۔

تیسرا نظریہ

تیسرا بڑا نظریہ اور تصور یہ ہے کہ برمودا اور ڈریگن تکون درحقیقت شیطانی اور دجالی قوتوں کا مرکز اور مسکن ہے جن کو خداوند کریم کی

جانب سے بنی نوع انسان کی آزمائش کے خاطر قوت اور اختیارات دیئے گئے ہیں جن کو بروئے کار لاتے ہوئے وہ ایسے غیر معمولی اور عجیب کام سر انجام دیتے ہیں جو موجودہ سائنسی دور کے جدید ٹیکنالوجی کے احاطہ میں نہیں آسکتے ہیں اور آجکل کی سائنس اور ٹیکنالوجی وہاں پیش آنے والے حادثات و واقعات کی حقیقت سے نا آشنا ہے۔ یہ نظریہ درحقیقت کچھ مذہبی سکالرز اور روحانیت سے وابستہ اہل علم محققین کی تحقیق کا نتیجہ ہے چاہے وہ یہودی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں یا مسیحی اور اسلامی مذہب سے ان کا تعلق ہو، چنانچہ ہر مذہب کے ماننے والوں میں کچھ لوگ ان دونوں تکون کو پر اسرار اور خفیہ امور کی طرف منسوب کرتے ہوئے شیطان یا دجال کا مسکن خفی قرار دیتے ہیں۔

مذکورہ بالا تفصیل اور دیگر نظریات و تصورات کو سامنے رکھتے ہوئے جب برمودا اور ڈریگن تکون کو بنظر غائر دیکھا جائے اور اس سلسلے میں موجودہ دور کی سائنسی تحقیقات اور زائرین وسیاحوں کے اپنے نظروں دیکھا حال کو دیکھا اور پڑھا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں تکون کسی خاص اہمیت کے حامل تکون نہیں ہے بلکہ کچھ افسانوی طور پر مشہور ہوئے ہیں جس کی اصل وجہ کچھ لوگوں کے حیرت انگیز افسانوی تعبیرات کو لیا گیا ہے اور چونکہ انسان افسانوی باتوں میں زیادہ رغبت رکھتا ہے بالخصوص جب کہ حقیقت سے کچھ ماوراء واقعات کو اصلی صورت میں پیش کیا جائے۔ مطلب یہ ہے کہ ان دو تکون میں کوئی ایسے غیر معمولی اور غیر فطرتی حادثات پیش نہیں آئے ہیں جو باقی سمندروں میں پیش نہیں آتے ہیں بلکہ یہاں پر بھی ان جیسے واقعات پیش آتے ہیں جو دیگر جزائر یا سمندری علاقوں میں پیش آتے ہیں لیکن چونکہ ان علاقوں میں کچھ واقعات کو عوام و خواص نے بڑھا چڑھا کر پیش کیا اور اسے افسانوی رنگ دے کر انسانیت کے سامنے پیش کیا جس کے نتیجے میں مختلف عقائد اور نظریات نے جنم لیا یہاں تک کہ بہت سارے ایسے خیالی اور ماوراء العقل تصورات بھی سامنے آئے کہ جن کو ایک عام انسان صرف خیال اور افسانہ ہی سمجھ سکتا ہے جیسا کہ ان تکون کے اوپر سرنگوں کا پایا جانا، سمندر میں غاروں کا پایا جانا، مختلف قسم کے غیر معمولی نظاروں کا واقع ہونا وغیرہ۔ لیکن حقیقت بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگرچہ برمودہ تکون اور ڈریگن تکون میں طبعی اور علاقائی لحاظ سے باقی علاقوں کے بنسبت کچھ زیادہ شدت اور سختی پائی جاتی ہو گی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے یقینی اور حتمی طور پر شیطانی یا دجالی مسکن قرار دیتے ہوئے یہ باور کرایا جائے کہ قرب قیامت میں ظاہر ہونے والا دجال انہیں دو تکون میں سے کسی ایک تکون میں منتظر بیٹھا ہے جو عنقریب نکل کر انسانیت کو گمراہ کرے گا۔ گو یہ بات ممکن ہے کہ یہی وہ جزیرہ ہو جہاں حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ نے دجال کو دیکھا تھا لیکن اس کو یقین کے درجے میں رکھتے ہوئے حتمی طور پر مسکنِ دجال قرار دینا بظاہر مشکل معلوم ہوتا ہے۔

اسی بات کی تائید مشہور و معروف محقق لیری کوشے کی تحقیق سے ہوتی ہے جسے اس نے اپنی کتاب میں درج کی ہے اور اس کتاب کا نام ہی یہ رکھا ہے "The Bermuda Triangle Mystery solved"۔ اس میں وہ رقم طراز ہے:

> *The accidents were not strange but only hyped up by the media and irrational sensationalists.*[20]

برمودہ تکون میں پیش آمدہ واقعات کچھ عجیب و غریب نہ تھے لیکن غیر عقلی جذباتی لوگوں اور میڈیا کے ذریعے ان کو اچھالا گیا ہے۔

نیز امریکہ کی "National Oceanic and Atmospheric Administration" نے بھی اپنی تحقیق کا نتیجہ یہی نکالا ہے کہ برمودا تکون اور ڈریگن تکون باقی سمندروں کے مانند سمندری حصے ہیں جہاں پر کوئی غیر معمولی اور ماوراء العقل واقعات اور حادثات پیش نہیں آتے ہیں بلکہ اسی قسم کے حادثات پیش آتے ہیں جو عام جگہوں میں پیش آتے ہیں لیکن لوگوں کے افسانوی خیالات نے ان دو مقامات کو پراسرار مقام بنا دیا ہے۔ نیز ان دونوں مقامات پر بحری جہازوں کے لیے کوئی خاص ہدایات نہیں ہوتیں اور نہ کوئی مخصوص رکاوٹی راستے بتائے جاتے ہیں بلکہ کثیر تعداد میں بحری جہاز ان دو مقامات سے معمول کے مطابق آتے جاتے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ دو

مقامات عام مقامات کی طرح ہی ہیں۔[21]

خلاصہ کلام

زیرِ نظر تحقیق کی ابتداء میں احادیث مبارکہ بالخصوص حدیثِ تمیم داری رضی اللہ عنہ کی روشنی میں دجّال کے شخصی پہلو، اوصاف اور وقتِ خروج کو اختصار کے ساتھ ضبطِ تحریر میں لایا گیا ہے۔ جس کی بنیاد پر یہ بات روزِ روشن کی عیاں ہوئی کہ دجال ایک عظیم فتنہ بن کر قربِ قیامت میں آئے گا اور انسانیت کو گمراہی کے دلدل میں پھنسائے گا۔ پھر دجال کے مسکن اور ٹھکانے سے متعلق مختلف نظریات وتصورات کا جائزہ لیا گیا جس کے ذیل میں دو مشہور مقامات یعنی برمودا تکون اور ڈیگن تکون کی جغرافیائی اور نظریاتی پہلوؤں کو زیرِ بحث لایا گیا، جس کے نتیجے میں یہ امر واضح ہوا کہ موجودہ دور میں برمودا تکون یا ڈریگن تکون کو دجال کا مسکن اور مرکز قرار دینا احتمال کی حد تک تو درست ماناجاسکتا ہے لیکن یقینی اور حتمی طور پر انہیں دو مقامات میں سے کسی ایک کو دجال کا اصل مسکن اور ٹھکانہ قرار دینا درست نہیں ہے۔ اس لئے کہ احادیث میں کسی خاص جزیرے اور مقام کا نام لے کر یہ نہیں فرمایا گیا ہے کہ مسیح دجال وہاں قید میں ہے جو قرب قیامت میں وہی سے نکلے گا، البتہ مختلف مقامات اور اطراف سے دجال کے نکلنے کے بارے میں آپ ﷺ نے تفصیل کے ساتھ فرمایا ہے۔ نیز کسی مقام کو دجال کے لئے خاص سمجھنا تب ہی ممکن ہو سکتا ہے جب کسی سائنسی اور ٹیکنالوجی ایجاد کے ذریعے وہاں تک رسائی ہو سکے اور بذریعہ مشاہدہ دیکھا جا سکے لیکن تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد تقریباچودہ صدیوں میں ایسا کوئی مشاہدہ نہیں ہوا کہ لوگوں نے دجال کو ایک جزیرے میں دیکھا ہو جس کی خبر انہوں نے انسانیت کو دی ہو۔

@ 2024 by the author, this article is an open access article distributed
Under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution
(CC-BY) (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)

حوالہ جات

[1] ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی ،(م886ء)، سنن ابن ماجہ، محقق: محمد فؤاد عبد الباقی،(الحلب: دار احیاء الکتب العربیۃ،2009ء) ،حدیث نمبر 4077

[2] محمد رفیع عثمانی(م2022ء) ،علامات قیامت ونزول مسیحؑ، طبع ثانی،(کراچی: مکتبہ دار العلوم، شوال1424ھ) ، ص146

[3] محی الدین یحیٰ بن شرف الدین النووی(م676ھ)، المنہاج شرح صحیح مسلم بن حجاج،(بیروت: دار احیاء التراث،1392ھ) ،ج2، ص236

[4] ابوالحسین مسلم بن الحجاج نیشاپوری(م875ء)، الجامع الصحیح، الطبعۃ الثانیۃ،(بیروت: دار طیبہ، 2006ء) ،حدیث نمبر 7386

[5] ایضا، حدیث 1965

[6] ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی(م888ء)، سنن ابی داؤد، محقق: شعیب الارنؤوط،(دار الرسالۃ العالمیۃ،2009ء)، حدیث4756، محمد بن عیسیٰ الترمذی (م892ء)، سنن الترمذی، محقق: احمد محمد شاکر، الطبعۃ الثانیۃ،(بیروت: شرکۃ مکتبہ ومطبعہ مصطفی البابی الحلبی، 1975ء)، حدیث2234

[7] شہاب الدین یاقوت حموی(م626ھ)، معجم البلدان،(بیروت: دار صادر،1995ء)، ج1، ص527

[8] ضیاء اللہ جدون، سامی مذاہب میں یروشلم کی ملکیت اور ایک عالمگیر خدائی خلافت کے استحقاق کا علمی جائزہ، پی ایچ ڈی مقالہ (غیر مطبوعہ)،(جامعہ پشاور،2019ء) ، ص531

[9] احمد حسن الفریونی، دجال: شیطانی ہتھکنڈہ اور تیسری جنگ عظیم، مترجم: زین العابدین ،(لاہور: اسلام بکڈپو،2012ء) ، ص109

[10] احمد حسن الفریونی، دجال: شیطانی ہتھکنڈہ اور تیسری جنگ عظیم، مترجم: زین العابدین ،(لاہور: اسلام بکڈپو،2012ء) ، ص109

[11] محمد رفیع، ص145

[12] مفتی ابولبابہ شاہ منصور، دجال: کون؟ کب؟ کہاں؟، طبع دوازدہم،(کراچی: السعید،2010ء) ، ص70

[13] ابوعبداللہ نعیم بن حماد المروزی(م843ء)، کتاب الفتن، الطبعۃ الاولیٰ،(القاہرۃ: مکتبۃ التوحید،1991ء) ،حدیث نمبر 1470

[14] "Bermuda Triangle." Encyclopedia Britannica, accessed March 27, 2023.

[15] عاصم عمر، برمودا تکون اور دجال، طبع اول،(کراچی: الھجرۃ پبلیکیشن،2009ء)، ص45

[16] ایضا، ص ۴۷

[17] ایضا، ص ۲۹

[18] ایضا، ص ۳۲

[19] ایضا، ص ۴۸

[20] *L. Kusche, The Bermuda Triangle Mystery solved, (New York: Prometheus Books, 2008), p.266*

[21] NOAA. What is eutrophication? National Ocean Service website; https://oceanservice.noaa.gov/facts/eutrophication.html, 10/05/17.